۹ ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ / 03 اکتوبر 2025ء

غوثِ اعظم

رہ نمائے گمرہاں

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان

مرکزی دفتر

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com یا QRcode سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۔[اٰلِ عمرٰن:104]

دستورِ قدرت کے مطابق ہر دَور میں دُشمنانِ دین نے کفر و گمراہی اور بدعملی و نافرمانی کی تاریکی پھیلانے کے لیے سر توڑ کوششیں کیں... دوسری جانب حامیانِ دینِ متین نے بھی ہمیشہ پوری قوّت کے ساتھ اسلام و ہدایت اور اِطاعت و فرماں برداری کا نور عام کیا۔ اِس وقت بھی یہ کشمکش جاری ہے اور آئندہ بھی چلتی رہے گی۔

فتنے پھیلانے والے شیطان کے چیلے ہیں، جو بارگاہِ ربّ العزّت سے دُھتکارا ہوا ہے؛ لہٰذا فتنہ پَرْوَروں کا انجام اپنے گُرو کی طرح دُنیا میں بھی ذلّت و رُسوائی ہی ہوا ہے اور آخرت میں بھی جہنم کا ایندھن بنیں گے... جب کہ دین کے عَلَم بردار رحمان جَلَّ مَجْدُہٗ کے نمائندے ہیں، جو تمام عزّتوں کا مالک ہے؛ لہٰذا داعیانِ دین مالکِ عزّت کی رحمت سے دُنیا میں بھی عظمت و کامرانی سے ہم کِنار ہوئے ہیں اور آخرت میں بھی جنّت کی دائمی نعمتوں اور اِعزاز و تکریم سے نوازے جائیں گے۔

اسلام و ہدایت کا نور عام کرنے والوں میں سے کچھ حضرات کی خدمات کو ربِّ کریم نے وہ قبولیت عطا فرمائی کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود اُن کا فیضان آج بھی جاری ہے اور اُن کی تعلیمات و فیض کے ذریعے ایک دُنیا راہِ ہدایت پا رہی ہے۔

اِنہی بلند رُتبہ ہستیوں کی فہرست میں ایک نمایاں نام شاہِ جیلاں، غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ کا بھی ہے۔ آپ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں بھی لاکھوں لوگوں نے آپ کے ذریعے ہدایت پائی اور آپ کے وصالِ اقدس کے بعد بھی لاتعداد لوگ آپ کی تعلیمات اور رُوحانی فیض سے اپنا حصّہ حاصل کر رہے ہیں۔ شارحِ مشکوٰۃ، حکیم الاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا:

غوثِ اعظم دست گیرِ بے کَساں	غوثِ اعظم رہ نمائے گُمرَہاں
غوثِ اعظم بیکسوں کے داد رَس	غوثِ اعظم خَلق کے فریاد رَس
غوثِ اعظم ڈُوبتوں کے ناخُدا	غوثِ اعظم مُحیِ دِینِ مصطفیٰ
غوثِ اعظم گلشنِ زَہرا کے پھول	غوثِ اعظم قرۃُ عینِ رسول
غوثِ اعظم! اَب مدد کی بار ہے	سالکِ خستہ نحیف و زار ہے

ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں شاہِ جیلاں اور دیگر بزرگانِ دین علیہم الرحمہ کی محبّت و عقیدت سے نوازا ہے، تاہم یہ ہماری نالائقی ہے کہ ہم اِن اکابر کی تعلیمات کو اپنے لیے مشعلِ راہ نہیں بناتے۔

بلاشبہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روشن تعلیمات موجودہ دَور کی اعتقادی و عملی خرابیوں سے متعلق بھی بہترین راہ نمائی عطا کرتی ہیں۔ چنانچہ آج کے خطبہ میں "غوثِ اعظم رہ نمائے گمرہاں" کے عنوان سے کچھ تعلیماتِ غوثیہ کا تذکرہ کیا جائے گا، اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا سوانحی خاکہ

قطب الاقطاب، غوثُ الثَّقَلَین، محبوبِ سبحانی مُحْیِ الدِّین[1] ابو محمد سید عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یکم رمضان، 470ھ / 1078ء کو ایران کے صوبہ گیلان (جیلان) کے ایک نہایت علمی و مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔

آپ کے والدِ ماجد حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولادِ پاک سے ہیں اور آپ کی والدہ اُمّ الخیر اَمَۃُ الْجَبَّار فاطمہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ یوں آپ نجیب الطرفین (حسنی، حسینی سید) ہیں۔

والدِ گرامی آپ کی کم عمری میں ہی وصال فرماگئے تھے۔ آپ 18 سال کی عمر تک گیلان میں ہی علمِ دین حاصل کرتے رہے، پھر والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر 488ھ میں بغداد کی طرف روانہ ہوئے اور نو سال تک بغداد میں اکابر اساتذہ سے ظاہری و باطنی علوم حاصل کیے، ازاں بعد 25 سال تک عراق کے مختلف جنگلوں اور ویران مقامات پر عبادت و رِیاضت اور مُجاہدات میں مشغول رہے۔

حصولِ علم وزُہد کے بعد نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکمِ عالی پر وعظ و نصیحت اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور تقریباً 40 برس تک تدریس، تقریر، تصنیف اور ارشاد کے ذریعے دینِ متین کی خدمت کی۔ آپ کا وعظ سننے کے لیے اتنے افراد حاضر ہوتے کہ تعداد ستر ہزار تک پہنچ جاتی، لوگ اسلام قبول کرتے اور گناہوں سے توبہ کرکے اپنی زندگی سنوارتے۔ آپ نے خود فرمایا: میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فاسق و فاجِر اور فسادی و بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔

آپ کی تحریر کردہ کتابوں سے واضح ہے کہ آپ عقیدہ کے اعتبار سے پختہ سُنّی تھے اور عمر بھر اہلِ سنت و جماعت کے عقائد کی ترجمانی فرماتے رہے، جب کہ فقہی مسائل میں آپ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے مقلد تھے۔

دینی خدمات سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد 561ھ / 1166ء کو 91 برس کی عمر شریف میں آپ نے دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کیا۔ اور عراق کے شہر بغداد میں دفن ہوئے۔[2]

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا	اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سَر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا	اولیا مَلتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
تجھ سے دَر دَر سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت	میری گردن میں بھی ہے دُور کا ڈورا تیرا

[1] اِس لقب کا درست تلفظ ایسے ہی ہے، اکثر لوگ اِسے مُحَیُّ الدِّین پڑھتے ہیں، جو فنّی اعتبار سے صحیح نہیں۔

[2] بهجة الأسرار و معدن الأنوار، للشطنوفي، ذكر نسبه و صفته، ص:171، مؤسّسة الشرف۔ الطبقات الكبرى للشعراني، أبو صالح سيّدي عبد القادر الجيلي: 248، ج:1، ص:178-186، دار الفكر

مَحبّت و غمِ دُنیا کی مَذمّت

اسلام نے ہمیں یہ تربیت عطا فرمائی ہے کہ انسان نے دُنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا... ہمیشہ کی زندگی اُخروی زندگی ہے، دُنیا میں امتحان اور آخرت کی تیاری کے لیے بھیجا گیا ہے؛ چنانچہ انسان کو چاہیے کہ اپنے دل کو محبتِ دُنیا کی نجاست سے آلودہ نہ کرے اور دُنیا جمع کرنے کا لالچ نہ رکھے۔ اگر مال و دَولت وغیرہ حاصل کرنا چاہے تو صرف اِس نیت سے حاصل کرے کہ شریعتِ مطہرہ نے جو احکام (اپنی ذات کے اور دوسروں کے حقوق) لازم کیے ہیں اُنھیں پورا کر سکے اور راہِ خدا میں خرچ کر سکے۔

شاید بعض لوگوں کو یہ بات عجیب محسوس ہو؛ کیونکہ اُن کے شب و روز تو دُنیا کے لیے ہی گزر رہے ہیں، مگر اِس حقیقت کو قرآن و سنت کی دَسیوں نصوص میں صراحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔

دُنیا پرستی کا انجام کیسا بھیانک اور آخرت کی طلب کا انعام کتنا شان دار ہے، اِس کا اندازہ اِن آیاتِ کریمہ سے کیجیے! ارشاد ہے:

⇐ مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡعَاجِلَةَ عَجَّلۡنَا لَهٗ فِیۡهَا مَا نَشَآءُ لِمَنۡ نُّرِیۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ یَصۡلٰىهَا مَذۡمُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا... یعنی ”جو لوگ صرف دُنیا کے طلب گار ہیں ہم اُن میں سے جسے چاہیں جتنا چاہیں جلد دُنیا ہی میں دے دیتے ہیں، پھر ہم اُن کے لیے جہنم مقرر کر دیتے ہیں جس میں وہ ذلیل و خوار اور رحمت سے محروم ہو کر جائیں گے۔“

⇐ وَمَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعۡیَهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ کَانَ سَعۡیُهُمۡ مَّشۡکُوۡرًا ۔ ”اور جو آخرت کے طلب گار ہیں اور ایمان دار ہوتے ہوئے آخرت کے لیے اُس کے شایانِ شان کوشش بھی کریں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی محنت مقبول ہوگی۔“

[بنی اسرائیل 17:18،19]

غوث الثقلین علیہ الرحمہ اپنے چاہنے والوں کو انتہائی تاکید کے ساتھ دُنیا کی محبّت سے بچنے کی تربیت عطا فرماتے۔

غمِ دُنیا چھوڑنے کی تاکید: 08 شوّال المکرّم 545ھ، جمعۃ المبارک کے روز آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے مدرسہ میں مجمعِ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: فَرِّغْ قَلْبَكَ مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْیَا، فَإِنَّكَ مَأْخُوْذٌ مِنْهَا عَنْ قَرِیْبٍ، لَا تَطْلُبْ طِیْبَ الْعَیْشِ فِیْهَا، فَمَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَقَعُ بِیَدِكَ۔ اپنے دل کو دُنیا کے غموں سے پاک کر لو؛ کیونکہ یقینی طور پر تم جلد ہی دُنیا سے رُخصت ہو جاؤ گے... دُنیاوی عیش کے لالچی نہ بنو؛ کیونکہ اِس سے تمھیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور یہ تمھارے پاس نہیں رہے گی۔

پھر آپ نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کا ایک حصہ پڑھا، جسے سیدنا انس اور سیدنا سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا: اَللّٰهُمَّ! لَا عَیْشَ إِلَّا عَیْشُ الْآخِرَةِ۔ یعنی ”الٰہی! خوشگوار دائمی زندگی تو فقط آخرت کی زندگی ہے۔“ (صحیح بخاری: 6413، 6414)

(اَلْفَتْحُ الرَّبَّانِي وَالْفَیْضُ الرَّحْمَانِي، شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، مجلس: 03، ص: 28، دار الکتب العلمیۃ)

حلال وحرام کو جمع کرنے والے کا حال: شاہِ جیلاں علیہ الرحمہ نے اپنے عقیدت مندوں کی یہ تربیت بھی فرمائی کہ حلال و حرام کی پرواہ کیے بغیر دُنیا کی دولت جمع کرنے والا تباہی کے کنارے پر ہوتا ہے۔ آپ نے مثال کے ذریعے سمجھایا کہ جیسے ایک شخص رات کو گھنے درختوں والے جنگل میں جا کر لکڑیاں کاٹنے لگے، جہاں مختلف قسم کے جان لیوا جانور / کیڑے مکوڑے ہوں، وہاں چاند کا اُجالا بھی نہ ہو اور اُس کے پاس روشنی کا متبادِل انتظام بھی نہ ہو... تو قوی امکان ہے کہ ایسا شخص لکڑیاں حاصل کرنے کے لالچ میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ حلال و حرام کی پرواہ کیے بغیر دُنیا کے پیچھے پڑنے والے کا بھی یہی حال ہے۔

آپ نے فرمایا: ایمان، شریعت اور تقوٰی کے سورج کی روشنی میں زندگی گزارو! یہ سورج تمہیں اللہ کریم کی رحمت سے خواہشات کے جال، نفس و شیطان کے شر اور (خالق کو چھوڑ کر) مخلوق پر نظر رکھنے کے شِرک سے بچالے گا۔(الفتح الربّانی، مجلس:3، ص:30، ملخصًا)

غمِ دُنیا سے چھٹکارے کی دُعا: 15 شوّال 545ھ، روزِ جمعہ کو غوثِ اعظم علیہ الرحمہ نے اپنے خطاب میں فرمایا:

اگر تم اپنے دل کو دُنیا کی فکروں سے خالی کر سکتے ہو تو ضرور ایسا کرو! یہ تمہارے بس میں نہ ہو تو اپنے دل کو اللہ تعالٰی کی طرف متوجّہ کرو! اور اُس کی رحمت کا دامن تھام لو؛ تاکہ وہ دُنیا کا غم تمہارے دل سے نکال دے۔[1] مزید فرمایا:

⇐ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، الْعَالِمُ بِكُلِّ شَيْءٍ، بِيَدِهٖ كُلُّ شَيْءٍ۔ ربِّ کریم سب کچھ کر سکتا ہے، وہ ہر شے کو خوب جانتا ہے اور ہر چیز اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

⇐ اِلْزَمْ بَابَهٗ وَسَلْهُ أَنْ يُطَهِّرَ قَلْبَكَ مِنْ غَيْرِهٖ وَيَمْلَأَهٗ بِالْإِيْمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ لَهٗ وَالْعِلْمِ بِهٖ وَالْغِنٰى بِهٖ عَنْ خَلْقِهٖ۔ تم اللہ تعالٰی کی رحمت کے دروازے پر پڑے رہو! اُس سے دُعا کرو کہ وہ تمہارے دل کو اپنی محبّت کے سوا ہر چیز سے پاک کر دے! تمہارے دل کو ایمان اور اپنی معرفت و پہچان سے بھر دے! اور اپنے کرم کا محتاج کر کے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے!

⇐ سَلْهُ أَنْ يُعْطِيَكَ الْيَقِيْنَ وَيُؤْنِسَ قَلْبَكَ بِهٖ، وَيُشْغِلَ جَوَارِحَكَ بِطَاعَتِهٖ۔ تم اللہ تعالٰی سے اِس بات کی بھیک مانگو کہ وہ تمہیں یقین کی دَولت عطا فرمائے اور تمہارے دل کو اپنی محبّت سے آباد کر دے اور تمہارے اعضا کو اپنی اطاعت میں مشغول رکھے!

(الفتح الربّانی، مجلس:06، ص:43، دار الکتب العلمیۃ)

تربیت: غوثِ صمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے اِن حسین جملوں میں اُن جاہلوں کی بھی تربیت ہے جو چند رسمی کاموں کو تصوُّف سمجھے بیٹھے ہیں، پیرانِ پیر کے ارشادات سے معلوم ہوا کہ طریقت خود ساختہ باتوں کو نہیں کہتے، بلکہ یہ دل کو دُنیا کی محبّت سے پاک کرنے کا نام ہے۔

نیز یہ فرامین اُن لوگوں کو بھی درسِ ہدایت دیتے ہیں جنھوں نے اپنی زندگی کا بڑا مقصد دُنیا کو بنالیا ہے اور وہ اِس چکر میں شریعت کو بھلا بیٹھے ہیں۔ دُنیاوی مال صرف اُسی کے حق میں فائدہ مند ہے جو شریعت کی پاسداری کرتا ہے، ورنہ یہ دولت تباہی کا سبب ہے۔

---

[1] إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَتَفَرَّغَ مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا فَافْعَلْ، وَإِلَّا فَهَرْوِلْ بِقَلْبِكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ، وَتَعَلَّقْ بِذَيْلِ رَحْمَتِهٖ حَتّٰى يُخْرِجَ هَمَّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِكَ۔

بھلائی کے کاموں میں جلدی کرنا

انسان کوئی بھی بھلائی کا کام کرے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اُس کی توفیق سے ہی ہوتا ہے۔ بہت مرتبہ کسی بندے کو کارِ خیر کی توفیق ملتی ہے، مگر وہ اُس میں سُستی کا مظاہرہ کرتا ہے، پھر کسی بُرے عمل کی نحوست کی وجہ سے اُسے اُس نیک کام سے محروم کر دیا جاتا ہے؛ اِسی لیے بزرگانِ دین اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہمیشہ نیکی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں اُنھیں اِس کی توفیق سے محروم نہ کر دیا جائے، چنانچہ اِس جذبہ کی برکت سے اُنھیں مزید بھلائیوں کی توفیق عطا ہوتی ہے۔

پیرانِ پیر دستگیر علیہ الرحمہ نے 10 شوّال المکرّم 545ھ، اتوار کے دن خانقاہ شریف میں اپنے خطاب کے دوران ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے: مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابٌ مِّنَ الْخَيْرِ فَلْيَنْتَهِزْهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَتٰى يُغْلَقُ عَنْهُ۔[1] ”جس کے لیے بھلائی کا کوئی دروازہ کھولا جائے (اُسے کسی اچھے عمل کی توفیق سے نوازا جائے، کوئی نعمت عطا ہو) تو وہ اُسے غنیمت سمجھے (تاخیر کیے بغیر اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھائے)؛ بلاشبہ اُسے معلوم نہیں کہ وہ دروازہ اُس کے لیے کب بند کر دیا جائے۔“

آپ علیہ الرحمہ نے مزید فرمایا:

- يَا قَوْمِ! انْتَهِزُوْا وَاغْتَنِمُوْا بَابَ الْحَيَاةِ مَا دَامَ مَفْتُوْحًا، عَنْ قَرِيْبٍ يُغْلَقُ عَنْكُمْ۔ لوگو! زندگی کا دروازہ جب تک کھلا ہے اُسے غنیمت جانو اور اُس سے فائدہ اُٹھاؤ! عن قریب یہ دروازہ بند ہو جائے گا (تم موت کی آغوش میں جا کر کوئی عمل نہیں کر سکو گے)۔
- اِغْتَنِمُوْا أَفْعَالَ الْخَيْرِ مَا دُمْتُمْ قَادِرِيْنَ عَلَيْهَا۔ اعمالِ خیر پر قدرت ہے تو اُنھیں غنیمت سمجھو (زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرو)!
- وَاغْتَنِمُوْا بَابَ التَّوْبَةِ وَادْخُلُوْا فِيْهِ مَا دَامَ مَفْتُوْحًا لَكُمْ۔ جب تک تمہارے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے اُسے غنیمت سمجھتے ہوئے اُس میں داخل ہو جاؤ (ایک لمحہ کے لیے بھی توبہ سے غفلت کا مظاہرہ نہ کرو)!
- وَاغْتَنِمُوْا بَابَ الدُّعَاءِ فَهُوَ مَفْتُوْحٌ لَكُمْ۔ بابِ دُعا کو غنیمت سمجھو (اور ربِّ کریم سے خوب دُعائیں کیا کرو)! یہ دروازہ تمہارے لیے کھلا ہے۔
- وَاغْتَنِمُوْا بَابَ مُزَاحَمَةِ إِخْوَانِكُمُ الصَّالِحِيْنَ فَهُوَ مَفْتُوْحٌ لَكُمْ۔ نیک مسلمانوں کی ہم نشینی و سنگت کو غنیمت سمجھو! یہ موقع تمہارے لیے میسّر ہے۔ (الفتح الربّانی، مجلس:04، ص:31)

اگر ہم اپنے حالات پر غور کریں تو اندازہ ہو گا کہ کئی مرتبہ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے کہ کسی نیکی کا موقع میسّر آیا، مگر ہم نے اُس میں کوتاہی برتی اور پھر وہ کام ہمارے لیے ممکن نہیں رہا۔ ہمیں چاہیے کہ بھلائی کے کاموں میں آج، کل کر کے مواقع ضائع نہ کریں۔

---

[1] الزهد والرقائق لابن المبارك، ص:38، رقم:117۔ الزهد للإمام أحمد، رقم:2335۔ مسند الشهاب، ج:1، ص:268، رقم:435، 436

مخلوقِ خدا کی خیر خواہی

باری تعالیٰ اپنی مخلوق پر بے حد فضل و کرم فرماتا ہے اور اُسے یہ بات بہت پسند ہے کہ اُس کے بندے بھی مخلوق کی خیر خواہی کریں... دوسرے مسلمانوں کا بھلا سوچیں... حتّی الامکان اُنھیں فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں اور جو بھلائی اپنے لیے پسند کرتے ہیں وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کریں۔

دیگر بزرگانِ دین کی طرح قطب الاقطاب شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ کی حیاتِ مبارکہ میں بھی یہ وصف نمایاں نظر آتا ہے۔

15 شوّال المکرّم 545ھ کو آپ نے اپنے مدرسہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: مسلمان اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی میں سچا ہوتا ہے، وہ اپنے بھائی کے سامنے اُن باتوں کو واضح کرتا ہے جو اُس پر مخفی ہیں، وہ اُسے نیکیوں اور برائیوں میں فرق بتاتا ہے اور اُسے پہچان کرواتا ہے کہ کیا چیز اُس کے لیے نقصان دہ ہے اور کیا اُس کے لیے فائدہ مند ہے۔

پھر آپ نے اپنے مبارک دل کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

- سُبْحَانَ مَنْ أَلْقٰى فِيْ قَلْبِيْ نُصْحَ الْخَلْقِ وَجَعَلَهٗ اَكْبَرَ هَمِّيْ۔ اللہ پاک ہے، جس نے میرے دل میں مخلوق کی خیر خواہی کا جذبہ پیدا کیا ہے اور اِسے میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد بنادیا ہے۔
- إِنِّيْ نَاصِحٌ وَلَا اُرِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ جَزَاءً۔ مَیں تمھیں نصیحت کرتا ہوں اور یقیناً اِس پر کسی معاوضہ کی خواہش نہیں رکھتا۔
- آخِرَتِيْ قَدْ حَصَلَتْ لِيْ عِنْدَ رَبِّيْ عزوجل، مَا أَنَا بِطَالِبِ دُنْيَا... میرا اُخروی انعام اللہ تعالیٰ کے حضور حاصل ہو چکا ہے اور دنیا کی مجھے طلب ہی نہیں ہے۔
- فَرَحِيْ بِفَلَاحِكُمْ وَغَمِّيْ لِهَلَاكِكُمْ۔ میری خوشی اِس میں ہے کہ تم (دین پر عمل کرکے) کامیابی حاصل کرو اور میرا غم اِس میں ہے کہ تم (دین کو چھوڑ کر) ہلاکت میں مبتلا ہو جاؤ۔
- إِذَا رَأَيْتُ وَجْهَ مُرِيْدٍ صَادِقٍ قَدْ أَفْلَحَ عَلٰى يَدِيْ شَبِعْتُ وَارْتَوَيْتُ وَاكْتَسَيْتُ وَفَرِحْتُ۔ یعنی جب مَیں کسی سچے مُرید کا چہرہ دیکھوں جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے کامیابی کے راستے پر چلایا تو مجھے ایسی خوشی ہوتی ہے کہ بھوک بھی مٹ جاتی ہے، پیاس بھی بجھ جاتی ہے اور میرا وُجود لباس سے بھی مُزیّن ہو جاتا ہے۔ (الفتح الربّانی، مجلس:6، ص:41)

اِس وقت ہم نفسا نفسی کے جس دَور سے گزر رہے ہیں اُس میں خیر خواہی کے اِن حسین جذبات کی اشدّ ضرورت ہے۔ اِس بات میں ہرگز مبالغہ نہیں کہ اگر ہمیں غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کے جذبہ ٔخیر خواہی کی ایک جھلک نصیب ہو جائے تو معاشرہ جنّت نظیر بن جائے۔

ہمیں اتنا تو کرنا چاہیے کہ اگر دوسرے مسلمانوں کا بھلا نہیں کر سکتے تو کم از کم اُنھیں نقصان نہ پہنچائیں۔

عقیدۂ اہلِ سنّت پر استقامت

اِس دَور میں فتنوں کی کثرت ہے اور ہر فرقہ اپنے نظریات کو قرآن وسنّت سے ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس شخص کو دین کا تفصیلی علم نہیں وہ پریشان ہوتا ہے کہ میں کس عقیدہ والوں کو سچا مانوں؟ شاہِ بغداد کی تعلیمات سے واضح طور پر راہ نمائی ملتی ہے کہ اہلِ سنّت وجماعت صحابہ واہلِ بیت اور بزرگانِ دین رضی اللہ عنہم کے طریقے پر ہیں؛ لہٰذا عقیدۂ اہلِ سنت پر استقامت اختیار کرنی چاہیے۔

ایک بہت بڑے عالم شیخ ابو بکر عماد علیہ الرحمہ کہتے ہیں: اُصولِ دین کا مطالعہ کرتے ہوئے مجھے کسی بات میں شک ہونے لگا، مَیں نے خود سے کہا: حَتّٰى أَمْضِيَ إِلٰى مَجْلِسِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ، فَقَدْ ذُكِرَ أَنَّهٗ يَتَكَلَّمُ عَلَى الْخَوَاطِرِ ۔ مَیں شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی محفلِ پاک میں جاتا ہوں، اُن کے بارے میں چرچا ہے کہ وہ دلوں کی باتیں جان کر اُن کا جواب دے دیتے ہیں۔

مَیں حاضرِ خدمت ہوا، اُس وقت آپ خطاب فرما رہے تھے، میرے پہنچتے ہی آپ نے فرمایا: اِعْتِقَادُنَا اعْتِقَادُ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَالصَّحَابَةِ ۔ ہمارا عقیدہ وہی ہے جو صحابۂ کرام اور بزرگوں کا عقیدہ ہے۔ یہ جملہ میرے شک کا جواب تھا، مگر میں نے سوچا کہ آپ نے اتفاقاً فرمایا ہو گا (ضروری نہیں کہ میرے سوال کا ہی جواب دیا ہو)۔ چنانچہ آپ نے گفتگو جاری رکھی، پھر میری طرف رُخ کرکے وہی بات فرمائی: ہمارا عقیدہ وہی ہے جو صحابۂ کرام اور بزرگوں کا عقیدہ ہے۔ میں نے دل میں کہا: خطیب گفتگو کرتے ہوئے دائیں بائیں تو دیکھتا ہی ہے (اتفاقاً میری طرف دیکھا ہو گا)۔ کہتے ہیں: آپ نے تیسری مرتبہ میری طرف متوجّہ ہو کر میرا نام لیا: يَا أَبَا بَكْرٍ! اور وہی بات ارشاد فرمائی: ہمارا عقیدہ وہی ہے جو صحابۂ کرام اور بزرگوں کا عقیدہ ہے۔

اُس وقت میرے والد کہیں گئے ہوئے تھے، آپ نے میری مزید تسلّی کے لیے فرمایا: قُمْ قَدْ جَاءَ أَبُوْكَ ۔ اُٹھ جاؤ! تمہارے والد آگئے ہیں۔ مَیں جلدی سے گھر کی طرف روانہ ہوا، گھر پہنچا تو دیکھا کہ واقعی میرے والد آچکے تھے۔[1] (سِيَرُ أعلامِ النُّبَلاء، تحت ذکر الشیخ عبد القادر، ج:20، ص:442، مؤسسة الرسالة. تاریخ الإسلام للذهبی، تحت ذکرہ، ج:12، ص:255، دار الغرب الإسلامی)

غوثِ پاک نے فرقوں والی حدیثِ مبارک ذکر کرنے کے بعد لکھا: وَأَمَّا الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جماعت کو نجات پانے والا قرار دیا وہ اہلِ سنت وجماعت ہیں۔ (الغنية لطالبی طريق الحق [غنية الطالبين]، الجزء الأول، فصل فی بيان الفرق الضالّة، ص:121، دار احياء التراث العربی. نیز دیکھیے: الفتح الربانی، مجلس:55، ص:214)

---

[1] عَنِ الشَّيْخِ أَبِيْ بَكْرٍ الْعِمَادِ: كُنْتُ قَرَأْتُ فِيْ أُصُوْلِ الدِّيْنِ، فَأَوْقَعَ عِنْدِيْ شَكًّا، فَقُلْتُ: حَتّٰى أَمْضِيَ إِلٰى مَجْلِسِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ، فَقَدْ ذُكِرَ أَنَّهٗ يَتَكَلَّمُ عَلَى الْخَوَاطِرِ، فَمَضَيْتُ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ: اِعْتِقَادُنَا اعْتِقَادُ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَالصَّحَابَةِ. فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: هٰذَا قَالَهُ اتِّفَاقًا، فَتَكَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى نَاحِيَتِيْ فَأَعَادَهُ، فَقُلْتُ: الْوَاعِظُ قَدْ يَلْتَفِتُ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ ثَالِثَةً وَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! فَأَعَادَ الْقَوْلَ. ثُمَّ قَالَ: قُمْ قَدْ جَاءَ أَبُوْكَ، وَكَانَ غَائِبًا، فَقُمْتُ مُبَادِرًا (إِلٰى بَيْتِنَا)، وَإِذَا أَبِيْ قَدْ جَاءَ.

حرفِ آخر: پیامِ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

دُشمنانِ دین نے ہمیشہ لوگوں کو دین سے دُور کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے، جب کہ بندگانِ خدا نے ہر دَور میں اسلام کا جھنڈا سربلند رکھنے کے لیے جان لڑائی ہے اور اِن کی کاوشیں بھی قیامت تک جاری رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے دین کے تمام غدّاروں سے خود نمٹ لے، مگر اُس نے اپنے بندوں کو نوازنے کے لیے اُنھیں حکم فرمایا ہے کہ وہ دین کے لیے کوشش کریں اور اِس پر بڑے اِنعام واکرام کا وعدہ فرمایا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ ”تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔“[اٰلِ عمرٰن 3:104]

بغداد کے شہنشاہ، غوثِ صمدانی، شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ اُن عظیم ہستیوں میں سے ہیں جنھیں ربِّ کریم نے اپنے دین کی سربلندی کے لیے منتخب فرمایا۔ باری تعالیٰ نے آپ سے دین کا اتنا کام لیا کہ دُنیا آپ کو مُحیِ الدّیْن (دین کو زندہ کرنے والا / دین کی رونق کو دوبالا کرنے والا) کہتی ہے۔ آپ کی تعلیمات اور رُوحانی فیض سے آج بھی مخلوق کی بڑی تعداد مستفید ہو رہی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ آپ سے محبّت وعقیدت کے ساتھ ساتھ آپ کی تعلیمات پر عمل کے لیے بھی کوشش کریں۔

آج آپ کے مبارک خطبات سے کچھ نکات پیش کیے گئے ہیں۔ چند اہم اُمور یہ ہیں:

- ❖ طریقت وتصوُّف یہ ہے کہ دل کو دُنیا کی محبّت سے پاک کر کے اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اُلفت سے آباد کیا جائے۔ دُنیا کی محبّت بہت بڑی آفت ہے اور جو شخص دُنیاوی مفادات کی خاطر شریعت کو بھول جاتا ہے وہ تباہی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
- ❖ بھلائی کی توفیق اللہ تعالیٰ کا احسان وانعام ہے، جب کسی کارِ خیر کی توفیق نصیب ہو تو اُسے غنیمت سمجھتے ہوئے بھرپور فائدہ اُٹھانا چاہیے اور تاخیر کیے بغیر بڑھ چڑھ کر نیکی کرنی چاہیے؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی گناہ کی سزا میں بھلائی کی توفیق سے محروم کر دیا جائے۔
- ❖ مخلوق کی خیر خواہی، یعنی دوسرے مسلمانوں کا بھلا سوچنا، حتّی الامکان اُنھیں فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنا اور جو بھلائی اپنے لیے پسند ہے وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرنا... یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت قبولیت رکھتا ہے۔ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ ربِّ کریم کا شکر ادا کرتے کہ اُس نے میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہ بنایا ہے کہ مَیں دوسروں کی خیر خواہی کروں۔
- ❖ فتنوں کے اِس دَور میں گمراہی سے بچنے کے لیے اہلِ سنّت وجماعت کے عقائد پر استقامت اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔ غوثِ اعظم علیہ الرحمہ پختہ سُنّی تھے اور عمر بھر اہلِ سنت وجماعت کے عقائد کی ترجمانی فرماتے رہے۔ آپ نے اِسے ذریعۂ نجات قرار دیا۔

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ زندگی بھر حکومتی عہدوں سے دُور رہے، مگر آپ کی کاوشوں کا اسلامی سیاست پر اتنا گہرا اثر تھا کہ سلطان نور الدین محمود زنگی (م:1174ء) اور سلطان صلاح الدین ایّوبی (م:1193ء) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی فُتوحات، خصوصًا بیت المقدس کو صلیبیوں سے آزاد کروانے میں جن مجاہدین نے ہر اول دستے کا کردار ادا کیا وہ حضور غوثِ اعظم علیہ الرحمہ کے تیار کردہ افراد ہی تھے۔[1] اِس وقت بیت المقدّس اور غزّہ ایک اور صلاح الدین ایّوبی کا انتظار کر رہے ہیں۔

امریکی صدر ٹرمپ نے پیر کے دن اسرائیلی وزیرِ اعظم کے ہمراہ پریس کانفرنس میں ایک 20 نکاتی منصوبہ پیش کیا، پاکستان کے نائب وزیرِ اعظم نے بھی اِس پر تحفّظات کا اِظہار کیا ہے اور اِس حوالے سے چند باتیں انتہائی تشویش ناک ہیں:

❖ دُنیا جانتی ہے کہ اسرائیل کا قیام فلسطینیوں کی آبائی زمینوں پر ناجائز قبضہ کرکے ہوا اور صہیونی یہودی مسلسل یہ قبضہ بڑھا رہے ہیں۔ دوسری طرف حماس وغیرہ تنظیموں کا بنیادی مقصد اپنی سرزمین کا تحفّظ کرنا اور اسرائیل کو مزید قبضے سے روکنا ہے۔ یعنی حماس کے لوگ گھر کے مالک ہیں اور اسرائیلی درندے ڈاکو ہیں جو قبضہ کرنا چاہتے ہیں، مگر اِس منصوبے میں اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے کہ حماس کو دہشت گرد بنا کر پیش کیا گیا ہے اور یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسرائیل کو تحفّظ فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

❖ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ غزہ میں قائم ہونے والی نئی اتھارٹی کا صدر ہوگا اور ٹونی بلیئر اہم رکن ہوگا حالانکہ ٹرمپ اہلِ غزہ کے قاتلوں کا سرپرستِ اعلیٰ ہے اور بلیئر کے ہاتھ عراقی اور دیگر ممالک کے مسلمانوں کے خون سے رنگین ہیں۔ اگر قاتل منصف بن بیٹھیں تو اُن سے انصاف کی توقّع کیسے کی جاسکتی ہے!

❖ اہلِ غزہ نے غیر جانب دارانہ الیکشن میں حماس کو بھاری اکثریت سے کامیاب کیا تھا اور حماس والے غزّہ کے معاملے میں بنیادی فریق ہیں، مگر اِس منصوبے میں حماس کو مکمل طور پر دیوار سے لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر گھر والے کو کہا جائے امن تب قائم ہوگا جب تم گھر سے نکل جاؤ... تو دُنیا کا کوئی بھی عقل منداِسے قابلِ قبول قرار نہیں دے گا۔

❖ اِس منصوبے میں حماس کو غیر مسلّح کرنے کا طریقہ تو شامل ہے، مگر اسرائیل کے غزہ سے نکلنے کے لیے کوئی ٹائم فریم نہیں ہے، یعنی گھر والوں کو کہا گیا ہے کہ تم ڈاکو کے مقابلے میں اسلحہ بھی نہیں رکھ سکتے اور ڈاکو کو وہاں مزید ڈکیتی کے لیے راستہ فراہم کیا جارہا ہے۔

بظاہر ایسا لگتا ہے کہ یہ منصوبہ غزہ پر قبضہ کے لیے ایک سازش ہے، نہ جانے بعض مسلم حکمران کس چیز کی حمایت کر رہے ہیں!

شرعی مسئلہ: قرآنِ کریم کی آیاتِ مقدّسہ کا ادب فرض ہے اور کسی بھی طرح سے بے ادبی سخت گناہ ہے۔ آیتِ کریمہ یا اُس کے ترجمہ کو بے وُضو ہاتھ لگانا حرام ہے اور ایسی جگہ لگانا جہاں اُس کا احترام ملحوظ نہ رہے یا اُس کی طرف پُشت کرنا، یوں ہی کپڑے وغیرہ سے چھپائے بغیر آیت والے کمرے میں بے لباس ہونا بے ادبی ہے۔ (دیکھیے: فتاویٰ رضویہ، ج:23، ص:404، مسئلہ:167، ملخصًا)

---

[1] ملاحظہ کیجیے کتاب: ھٰکَذَا ظَھَرَ جِیْلُ صَلَاحِ الدِّیْنِ وَھٰکَذَا عَادَتِ الْقُدْسُ یا اِس کتاب کا ترجمہ بنام "عہدِ ایوبی کی نسلِ نَو اور القدس کی بازیابی"۔

اللہ تعالیٰ غوثِ صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل ہم سب کی بخشش و مغفرت فرمائے! اور ہمیں آپ کی تعلیمات پر عمل کی توفیق سے نوازے!

قادرِ مطلق اہلِ غزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو سیلاب سمیت تمام زمینی و آسمانی آفات سے محفوظ فرمائے اور مشکلات میں مبتلا جملہ مسلمانوں کی خاص مدد فرمائے! خالقِ کریم وطنِ عزیز کے تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!